جوشؔ ملیح آبادی

(1894-1982)

جوشؔ کا اصل نام شبیّر حسن خاں اور تخلّص جوش تھا۔ وہ ملیح آباد کے ایک زمین دار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ان کے دادا فقیر محمد خاں گویاؔ اور والد بشیر احمد خاں بشیرؔ معروف شاعر تھے۔ جوش کی تربیت علمی اور ادبی ماحول میں ہوئی۔ وہ کم عمری میں شعر کہنے لگے تھے۔ انھوں نے عزیزؔ لکھنوی سے اصلاح لی۔ حیدر آباد میں ملازمت کی۔ کچھ دنوں تک وہاں رہنے کے بعد دہلی آئے اور رسالہ 'کلیم' جاری کیا۔ آل انڈیا ریڈیو سے بھی تعلق رہا۔ پھر سرکاری رسالہ 'آج کل' کے مدیر رہے۔

جوش نے مختلف شعری اصناف میں طبع آزمائی کی لیکن وہ بنیادی طور پر نظم کے شاعر تھے۔ انھوں نے مختلف موضوعات پر نظمیں کہی ہیں جن میں رومانی ، اخلاقی ، سیاسی اور انقلابی نظموں کی خاص اہمیت ہے۔ انھیں شاعرِ شباب، شاعرِ فطرت اور شاعرِ انقلاب کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔

جوش کو نظم ونثر دونوں پر یکساں قدرت حاصل تھی۔ 'روحِ ادب'، 'نقش ونگار'، 'شعلہ وشبنم' وغیرہ ان کے اہم شعری مجموعے ہیں۔ 'یادوں کی برات' اور 'اوراقِ سحر' ان کی نثری تصانیف ہیں۔

© NCERT not to be republished

4924CH07

رَب کی نعمتیں

اپنے مرکز سے نہ چل مُنہ پھیر کر بہرِ خدا   بھولتا ہے کوئی اپنی انتہا اور ابتدا
یاد ہے وہ دَور بھی تجھ کو کہ جب تو خاک تھا   کس نے اپنی سانس سے تجھ کو مُنوّر کر دیا
کب تک آخر اپنے رَب کی نعمتیں جُھٹلائے گا
سبز گہرے رنگ کی بیلیں چڑھی ہیں جا بجا   نرم شاخیں جھومتی ہیں رقص کرتی ہے صَبا
پھل وہ شاخوں میں لگے ہیں دِل فریب وخوش نما   جن کا ہر ریشہ ہے قند و شہد میں ڈوبا ہوا
کب تک آخر اپنے رب کی نعمتیں جُھٹلائے گا

© NCERT not to be republished

پھول میں خوشبو بھری جنگل کی بوٗٹی میں دَوا　　　بحر سے موتی نکالے صاف روشن خوش نُما
آگ سے شعلہ نکالا اَبُر سے آبِ صفا　　　کس سے ہوسکتا ہے اُس کی بخششوں کا حق اَدا
کب تک آخر اپنے رب کی نعمتیں جُھٹلائے گا

صبح کے شفّاف تاروں سے برستی ہے ضِیا　　　شام کو رنگِ شفق کرتا ہے اِک محشر بپا
چودھویں کے چاند سے بہتا ہے دریا نوٗر کا　　　جھوٗم کر برسات میں اُٹھتی ہے متوالی گھٹا
کب تک آخر اپنے رب کی نعمتیں جُھٹلائے گا

(جوشؔ ملیح آبادی)

© NCERT not to be republished

2019-20

مشق

i۔ معنی یاد کیجیے

نعمت	:	اچھّی اچھّی چیزیں
مرکز	:	اصل، بنیاد
بہرِ خدا	:	خدا کے لیے
انتہا	:	آخر
ابتدا	:	شروع، آغاز
دَور	:	زمانہ
منوّر	:	روشن
سبز	:	ہرا
جابجا	:	جگہ جگہ
رقص	:	ناچ
صَبا	:	ہَوا
دِل فریب	:	اچھا لگنے والا، دل کو لُبھانے والا
خوش نُما	:	خوب صورت
قند	:	مٹھاس، شکر
بحر	:	سمندر
اَبرُ	:	بادل

© NCERT not to be republished

آبِ صفا	:	صاف پانی
بخشش	:	عطا کی ہوئی، دی ہوئی
ضِیا	:	روشنی
شفق	:	سورج نکلتے اور ڈوبتے وقت آسمان کے کناروں پر پھیلنے والی سُرخی
محشر بپا کرنا (محاورہ)	:	ہلچل پیدا کرنا

ii۔ سوچیے اور بتائیے

1۔ اپنے مرکز سے مُنہ پھیرنے کا کیا مطلب ہے؟

2۔ شاعر نے شاخوں اور پھلوں کے بارے میں کیا خیال ظاہر کیا ہے؟

3۔ تیسرے بند میں شاعر نے خدا کی کن نعمتوں کا ذکر کیا ہے؟

4۔ آخری بند میں شاعر نے کن قدرتی مناظر کو بیان کیا ہے؟

5۔ ''کب تک آخر اپنے رب کی نعمتیں جُھٹلائے گا'' اس سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

© NCERT not to be republished